اسلام میں سلام کی اہمیت وافادیت

امان اللّٰہ ذوالفقار احمد نوری

عرفان احمد اقبال احمد نوری مدنی

ناشر:

الاحسان اسلامک دعوۃ سینٹر گوونڈی ممبئی

اسلام میں سلام کی اهمیت وافادیت

جمع وترتیب : امان اللہ ذوالفقار احمد نوری (متعلم جامعہ تبوک سعودی عرب وخادم الاحسان اسلامک دعوہ سینٹر گوونڈی ممبئی)

تحقیق وتخریج : عرفان احمد اقبال احمد نوری مدنی (استاد جامعہ اسلامیہ نور باغ کوسہ ممبرا ممبئی)

دنیا کے تمام مہذب تعلیم یافتہ قوم ومذھب میں یہ بات عام ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں یعنی آپسی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو الفت ومحبت بھرے الفاظ سے اپنے مخاطب کو خطاب کرتے ہیں مثلا ھندو مذھب کے ماننے والے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو "نمستے" "نمسکار" "رام رام" کہتے ہیں، اسی طرح انگریزی تعلیم یافتہ بالخصوص نسل نو صبح کے سلام کو "Good Morning" اور دوپہر کے سلام کو "Good Aftar Noon" شام کے سلام کو "Good Evening" اور رات کے سلام کو "Good Night" کہتے ہیں.

اور یہ سلام وکلام یا آپسی ملاقات کے وقت الفت ومحبت کے الفاظ کہنے کا رواج کوئی نیا نہیں ہے بلکہ زمانہ جاہلیت میں بھی اس طرح کا رواج اور آپسی ملاقات کے وقت الفت ومحبت کے الفاظ کہے جانے کا رواج پایا جاتا تھا مثلاً زمانہ جاہلیت میں آپسی ملاقات کے وقت" حیاک اللہ" یا "أنعم اللہ بک عینا" یا أنعم صباحاً" جیسے دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے

لیکن جب مذھب اسلام کا ظہور ہوا تو اس طرزِ تحیہ کو بدل کر السلام علیکم کہنے کا طریقہ جاری فرمایا، اس کے معنیٰ ہیں کہ تم پر اللہ تعالی کی رحمت اور سلامتی ہو، اسلامی سلام کس قدر جامع اور دعا بھی ہے، یعنی عرب کے طرز پر صرف زندہ رہنے کی دعا نہیں، بلکہ حیاتِ طیبہ کی دعا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو تمام بری چیزوں، بلاؤں، آفتوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے محفوظ اور سلامت رکھے، پھر اسی کے ساتھ سلام کرنے والا سلامتی کی اس دعا کے ضمن میں گویا یہ وعدہ بھی کر رہا ہے کہ تم خود بھی مجھ سے سلامت ہو، میرے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے محفوظ اور مامون ہو، اور میں تمہاری جان مال اور آبرو کا محافظ ہوں، چنانچہ اسی کو ابن عربی رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں امام ابن عیینہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ "اتَدْرِیْ مَا السَّلَامُ؟ یَقُوْلُ: أَنْتَ آمِنٌ مِنِّی" (احکام القران لابن العربی المالکی ۵۹۲/۱)

یعنی تم جانتے ہو سلام کیا چیز ہے؟ سلام کرنے والا یہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے مامون ہو، اسلامی سلام کا ان حقائق کے پیش نظر دوسری اقوام کے سلام سے موازنہ کیا جائے تو واضح ہوگا کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا اسلام نہیں۔ نیز اس کے بہتر ہونے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے، جیسا کہ ایک حدیث ہے " :اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰہِ، وَضَعَهُ اللّٰہُ فِیْ الْأَرْضِ " (اخرجہ البخاری فی الادب المفرد والسیوطی فی الدرر المنثور فی التفسیر بالماثور) سلام تو درحقیقت اللہ تعالی کا وہ پیارا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے زمین پر اتارا ہے، لہٰذا اس سے بہتر کوئی سلام کیسے ہوسکتا ہے؟

سلام کا معنی

سلام کا لفظ س، ل، م، سَلَمَ سے نکلا ہے۔ اس کے لغوی معانی بچنے، محفوظ رہنے، مصالحت اور امن وسلامتی پانے اور فراہم کرنے کے ہیں۔ حدیث نبوی سے اس لغوی معنی کی تائید ہوتی ہے ":اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِه ".(أخرجه البُخاريُّ، كتاب :الزهد، باب: من سلم المسلمون من لسانه ويديه) بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اسی مادہ کے باب اِفعال سے لفظ اسلام بنا ہے۔ لغت کی رو سے لفظ اسلام چار معانی پر دلالت کرتا ہے۔

1۔ اسلام کا لغوی معنی خود امن وسکون پانا، دوسرے افراد کو امن وسلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا": يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ".(المائدۃ،16) اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔

2۔ اسلام کا دوسرا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی واطاعت اختیار کرنا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ": اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"o(البقرۃ 131) اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا :(میرے سامنے) گردن جھکا دو، تو عرض کرنے لگے : میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

3۔ اسلام میں سلام کا تیسرا مفہوم صلح وآشتی کا پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً".(البقرۃ 208) اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

4۔ اسی طرح ایک بلند وبالا درخت کو بھی عربی لغت میں السّلم کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا معانی کے لحاظ سے لغوی طور پر اسلام سے مراد امن پانا، سر تسلیم خم کرنا، صلح وآشتی اور بلندی کے ہیں۔

سلام کا آغاز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ :اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ "(أخرجه البُخاريُّ، كتاب: الآداب، باب: السلام)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا کہ جا اور ان ملائکہ کو سلام کر، دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا، السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے ورحمۃ اللہ کا جملہ بڑھا دیا، پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہوگا، آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے۔

سلام کی اہمیت

سلام کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ سلام اسلام کا شعار ہے۔ ایک مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کو سلام کر کے اس سے دلی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح جس کو سلام کیا گیا ہے وہ بھی جواب دے کر سلام کرنے والے سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ سلام صرف اسلام کا شعار ہی نہیں ہے بلکہ ایک اہم دینی واخلاقی فریضہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا • ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النور)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنےگھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس بات کا خیال رکھو گے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً • (النور)

(البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، یہ دعائے خیر ہے اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی، بڑی بابرکت اور پاکیزہ۔

سلام کی فضیلت

سلام کی فضیلت اور اجر وثواب احادیث میں وارد ہیں "عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُونَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُونَ". (أخرجه أبو داؤد، كتاب: الفضائل والآداب، باب: آداب السلام)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: السلام علیکم آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی ? نے فرمایا: دس۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ ? نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا: بیس۔ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کا جواب عنایت فرمایا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا: تیس۔،

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے استفسار کیا کہ "عشر" "عشرون" "ثلاثون" کا کیا مطلب ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے السلام علیکم " کہا اس کے لئے دس نیکی، اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا اس کے لئے بیس نیکی، اور جس نے "**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**" کہا اس کے لئے تیس نیکی .

سلام اور محبت

سلام کو اہل ایمان کے درمیان محبت بڑھانے اور آپس میں تعلقات کی استواری کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ ":عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا،

أَوَ لاَ أَدُلُّكُم عَلَى شَيءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُم؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُم (أخرجه المسلم، كتاب: الإيمان، باب: أن لا يدخل الجنة إلا المؤمن)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہ ہوجاؤ اور تم لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔

اس حدیث سے جہاں ایک طرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سلام اہل ایمان کے درمیان محبت بڑھانے کا اہم ذریعہ ہے۔ اور آپس میں جب محبت بڑھے گی تو ایمان میں پختگی آئے گی۔ اور جب ایمان پختہ ہوگا تو جنت میں داخلہ آسان ہوجائے گا۔

سلام اور جنت

”عن عبد الله بن سلام رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ "(أخرجه البُخاريُّ، كتاب: الإيمان، باب: إفشاء السلام من الإسلام)

عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور نماز (تہجد) پڑھو در آں حالیکہ لوگ سو رہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔

اس حدیث میں بھی سلام کو عام کرنے اور پھیلانے کی تاکید کی گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جب آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سلام کی یہ تاکید اور فضیلت سنی تو ان کا معمول ہوگیا تھا کہ وہ آپس میں کثرت سے سلام کرتے، یہاں تک کہ اگر ان کے درمیان ایک دیوار کی اُوٹ حائل ہوجاتی تو بھی جب دوبارہ سامنا ہوجاتا تو بلا تکلف سلام کرتے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے ": عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا (أخرجه أبوداؤد، كتاب الفضائل والآداب، باب: آداب السلام والاستئذان)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے۔ پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہوجائے اور پھر دوبارہ ملے، تو بھی سلام کہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تو معمول ہی تھا کہ وہ روزانہ پابندی سے بازار جاتے، نہ کوئی سودا لیتے اور نہ کسی دوکان پر رکتے اور نہ کسی مجلس میں شریک ہوتے۔ جب ان سے بازار آنے کا سبب دریافت کیا گیا، تو انھوں نے فرمایا، میں صرف لوگوں کو سلام کرنے کی غرض سے بازار آتا ہوں۔

سلام اور عام مسلمان

سلام اپنے پرائے، خاص و عام، شناسا اور ناآشنا سب کو یکساں طور پر کرنا چاہیے، جیسا کہ بارشاد نبوی ﷺ ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى

مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" (أخرجه البُخاريُّ، كتاب الإيمان، باب: إفشاء السلام من الإسلام)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ہر شخص کو خواہ تم اس کو پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔

سلام اور جواب

اسلام میں سلام کرنے کی جتنی اہمیت ہے اس سے کہیں زیادہ جواب دینے کی بھی اہمیت ہے۔ ہمارا ایک مسلمان بھائی جب ہمیں خوش دلی اور محبت کے ساتھ سلام کرتا ہے تو بجا طور اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم بھی اسے ویسا ہی خوش دِلانا اور محبت آمیز جواب لوٹائیں گے۔ اور اس کی یہ خواہش بالکل فطری ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا" (النساء) اور جب تمہیں سلام کیا جائے کسی لفظِ دعا سے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا وہی لفظ لوٹا دو۔

سلام کے جواب کا حکم

سلام کرنا سنت اور مستحب اور ایک عظیم عمل ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں پر مسلمانوں کے چھ حقوق میں ردالسلام (سلام کا جواب دینا) کو نمبر ایک پر رکھا ہے اس کے بعد بقیہ دوسرے حقوق بیان فرمائے ہیں

سلام اور آداب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے کچھ آداب بیان فرمائے جو درج ذیل حدیث میں مذکور ہیں: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ. (أخرجه البُخاريُّ، كتاب: الاستئذان، باب: تسليم الماشي على القاعد (وفي رواية أخره) : والصغيرُ على الكبير۔"

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا۔ اور ایک دوسری روایت ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا۔

سلام کے مذکورہ بالا آداب کے علاوہ کچھ اور آداب بھی ہیں۔ مثلاً جب ہم آمنے سامنے ہوں تو خوش رُوئی اور خندہ پیشانی کے ساتھ اچھے لب و لہجے میں ایک دوسرے کو سلام کریں اور اسی طرح جواب بھی دیں۔ اور پوری وضاحت کے ساتھ کھلے دل سے جواب دیں۔

سلام اور پہل

سلام میں پہل کرنے کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ پہل کرنے میں آداب اور اختلاف مراتب کا خیال نہیں ہوگا، بلکہ ہر شخص سلام میں پہل کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ نبی کریم ؟ بچوں کو بھی سلام کرتے تھے اور اس میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

"عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ."(أخرجه أبوداؤد، كتاب: الآداب، باب: السلام على الصبيان) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؟ بچوں کے پاس سے گزرے جبکہ

وہ کھیل رہے تھے تو آپ نے ان کو سلام کہا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام میں پہل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ ". (أخرجه أبوداؤد، كتاب: الاستئذان والآداب، باب: ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام)

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ؟ نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کہنے میں ابتدا کرے۔

سلام اور فوائد

☆ آپس میں محبت پیدا ہوگی۔

☆ جنت میں داخلہ کا سبب ہے۔

☆ سلام کرنا حسن تعامل کی علامت ہے اس سے لوگوں کا آپسی حق ادا ہوتا ہے۔

☆ اس سے تواضع پسندی عیاں ہوتی ہے۔

☆ یہ اہل جنت کا تحیہ یعنی سلام ہے۔

☆ سلام گناہوں کے بخشش کا ذریعہ ہے۔

سلام وجواب کے صحیح الفاظ

جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو چاہئے کہ بہتر انداز میں سلام کرے" **السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**" یہ سلام کا صحیح الفاظ اور بہتر طریقہ ہے اسی طرح سامنے والا جواباً کہے "**وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** "

سلام کے غلط الفاظ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا !قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ". (أخرجه البُخاريُّ، كتاب: الاستئذان، باب: كيف يرد على اهل الذمة السلام) ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا السام علیکم. (تمہیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ وعلیکم السام واللعنة. (یعنی تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہرو، اے عائشہ ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملائمت کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ وعلیکم (اور تمہیں بھی) ۔

غیر مسلم کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنا ہے بلکہ اگر وہ سلام کرے تو وہی ان پر لوٹا دیں. جیسا کہ حدیث نبوی ہے" : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ". (أخرجه البُخاريُّ، كتاب: الاستئذان، باب: كيف يرد على اهل الذمة السلام) ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف وعلیکم کہو۔

اب آپ تصور کریں کہ جس معاشرے میں لوگ صبح وشام یا ہر ملاقات کے وقت ایک دوسرے کے لیے سلامتی کی دعا کریں اور ہر ایک دوسرے کے لیے سلامت رہنے کی ضمانت اور گارنٹی فراہم کرے تو کیا اس معاشرے میں کسی پر ظلم ہوگا، کسی کا حق مارا جائے گا اور کسی کے ساتھ کسی طرح کا ناروا سلوک ہوگا؟ عقل کہتی ہے کہ یہ سب کچھ نہیں ہوگا، تو کیا صرف سلام کی برکت سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں نہیں آئے گا۔ یقیناً ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔

سلام کی اہمیت اور اس کے ثمرات ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم عقلی طور پر اس سنتِ مطہرہ کو اپنی زندگی میں نافذ کریں۔ اور اپنے دوست واحباب، ماتحتوں اور لواحقین کو بھی تاکید کرتے رہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

ناشر:

الاحسان اسلامک دعوہ سینٹر

گوونڈی ممبئی